Name of the Scholar : Lateef Ahmad Salmani

Name of the Supervisor : Prof. Iraq Raza Zaidi

Name of the Department : Department of Persian, Faculty of Humanities & Languages

Title : " A CRITICAL EDITION AND ANNOTATION OF HEDAYATUL MUKHLESEEN " of Baba Haider Teela Muli.

ABSTRACT

Kewords: Hedayatul, Mukhlessen, Baba, Haider, Lateef

زیرِنظر تحقیقی مقالہ بہ عنوان ''تنقید و تدوین ہدایت المخلصین از بابا حیدر تیلہ مولیؒ'' پر مبنی ہے۔اس کتاب میں مصنف نے راہِ سلوک کے مبتدیوں کے لئے ذکر،عشق،شوق اور،تقوٰی کے ذریعے اعمال،اشغال،تصوف کے نکات اور حضرت شیخ مخدوم حمزہ کشمیریؒ صوفیا کے علاوہ دیگر مشہور و غیر معروف صوفیا کے حالات درج کئے ہیں۔تصوف و عرفان کے موضوع پر مبنی یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔جس میں انہوں نے اپنے مرشد حضرت مخدوم شیخ حمزہ کشمیریؒ کے کشف و کرامات اور ان کے مریدوں کے حالات آسان اور دلکش زبان میں درج کئے ہیں۔اس بنا پر یہ کتاب کشمیر میں اکبری دور کی فارسی نثر کا ایک عمدہ نمونہ بن گئی ہے۔حضرت مخدوم شیخ حمزہؒ، بابا حیدر کے مرشد کامل اور راہ سلوک میں انکے پیشوا اور پیر طریقت تھے۔

اپنے مرشد کے حالات کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنے عہد کے بعض فارسی عالموں،دانشوروں اور ادیبوں کے احوال اور انکی تصنیفات سے متعلق اطلاعات بھی فراہم کی ہیں جس کی بنا پر یہ کتاب اُس دور کے دانشوروں کے حالات کا بنیادی مآخذ مانی جاتی ہے۔اس تصنیف میں جن معاصر علماء،صوفیاء اور مشائخ کا ذکر ملتا ہے ان میں زین علی،بابا داؤ دخاکی،مولوی شیخ احمد چاگلی،خواجہ حسن قاری،خواجہ اسحاق قاری،مولانا جوہر نانت،بابا علی رینہ،زین علی مانٹجو،خواجہ میرم بزاز وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

اس مقالے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مندرجہ ذیل ابواب قایم کئے گئے ہیں۔جن کا مختصر تعارف اس طرح سے ہے۔

ا۔باب اول:۔چکوں کے عہد میں کشمیر کے سیاسی،سماجی اور ادبی حالات۔اس باب میں چکوں کے پہلے بادشاہ غازی شاہ چک سے آخری بادشاہ یعقوب شاہ چک کے دور حکومت کا مختصر جائزہ پیش کرتے ہوئے اس دور کے سیاسی،سماجی و ادبی حالات کا جائزہ لیا گیا ہے۔چکوں کے عہد حکومت کی مدت (۹۶۲ھ تا ۹۹۴ھ) بتیس سال پر محیط ہے۔شہمیریوں کے بعد چک سلاطین کا دور اگر چہ نہایت مختصر رہا ہے لیکن اس دور میں فارسی زبان و ادب کو کافی ترقی حاصل ہوئی جس کی یہی وجہ ہو سکتی ہے کہ چک سلاطین میں بعض حکمرانوں کا علم و ادب کی طرف خاص رجحان تھا اور ان میں چند سلاطین خود بھی شاعر تھے جن میں حسین شاہ چک اور سلطان یوسف شاہ چک کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔دوسری بات یہ ہے کہ چک حکمران شیعہ مذہب کے علمبردار تھے اسلئے ایران اور ہندوستان سے کئی برگزیدہ اور سر برآوردہ شعراء کشمیر آئے اور شعر و شاعری،تصنیف و تالیف میں مصروف ہوئے۔

چک دور کے شعراء و ادباء میں سے مندرجہ ذیل نام خاصی اہمیت کے حامل رہے ہیں۔

(۱) ملا نامی اول (۲) ملا نامی ثانی (۳) میر علی صرفی (۴) بابا طالب اصفہانی (۵) میرزا علی خان (۶) شیخ یعقوب صرفی (۷) بابا داؤد خاکی (۸) خواجہ میرم بزاز (۹) ملا مہدی علی (۱۰) بدرالدین کشمیری (۱۱) میر عبداللہ قاضی (۱۲) ملا عینی۔

۲۔باب دوم:۔احوال و آثار میر سید بابا حیدر تیلہ مولی۔اس باب میں ہدایت المخلصین کے مصنف میر سید بابا حیدر تیلہ مولی کے احوال و آثار کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

بابا حیدر تیلہ مولی اپنے عہد کی ممتاز شخصیت ہیں۔جنہیں سلطان العارفین مخدوم شیخ حمزہ کشمیریؒ کا خلیفہ اول ہونے کا شرف حاصل تھا۔بابا حیدر تیلہ مولیؒ

درحقیقت گجرات کے رہنے والے تھے۔ان کے سن ولادت اورابتدائی حالات کے بارے میں تذکرہ نویس خاموش ہیں ہدایت المخلصین میں درج ہے کہ ان کا سنہ ولادت ۸۹۱ھ تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کشمیر میں سلطان محمد شاہ شہمیری ۸۸۹ تا ۸۹۲ھ باراول) حکمران تھا۔ باباحیدرتیلہ مولی صحیح النسب علوی سادات میں سے تھےلیکن کشمیر میں انہوں نے اپنے خاندانی جاہ وحشم اور شجرے کے متعلق کسی کو بھی مطلع نہیں کیا تھا۔ باباحیدرتیلہ مولیؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی وطن گجرات میں مکمل کی قرآن مجید کی تعلیم پائی اوراپنے زمانے کے مروجہ علوم معقولات ومنقولات میں تربیت حاصل کی۔ جب پندرہ سال کے ہوگئے تو انہیں کشمیر کی مسافرت کا شوق دامن گیرہوااورتقریباً ۹۰۶ھ میں کشمیر آئے اورموضع تیلہ مولہ میں بودوباش اختیارکی۔میر سید باباحیدرتیلہ مولی کا انتقال ۹۹۹ھ میں ہوا وفات پانے کے بعد انہیں موضع تیلہ مولہ پرگنہ لار میں سپرد خاک کیا گیا۔

باباحیدرتیلہ مولیؒ محبوب العالمؒ کے حلقہ ارادت میں اس قدرعزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے کہ مخدوم ثانیؒ کے نام سے پکارے جانے لگے۔صوفیا اپنے مریدین کوریاضت ومجاہدہ کی منازل سے گزارکر منزل کمال تک پہنچاتے تھے۔مخدوم ثانی کو بھی اس منزل سے گذرنا پڑا۔تذکرہ نگاروں کے مطابق آپ نے خوب چلہ کشی اورریاضت کی ہے کئی بارچالیس چالیس دن خلوت میں گذارے۔ایک لمبی مدت تک بغیر کھائے پیئے رہنے کاذکر عام طور پرصوفیہ کے تذکروں میں ملتا ہے۔

میر سید باباحیدرتیلہ مولیؒ کشف وکرامات تھے۔سلوک میں ان کا درجہ بلند تھا۔اورطریقت کے گرویدہ ہونے کے باوجود وہ شریعت کے پابند تھے جب تک زندہ رہے۔انہوں نے کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا۔بلکہ محنت ومشقت کرکے روزی کماتے رہے۔انہوں نے اپنی ساری زندگی تقویٰ اورریاضت میں بسر کی۔

باباحیدرتیلہ مولیؒ نہ صرف ایک بڑے عالم اورعربی دان تھے بلکہ وہ اپنے زمانے کے ممتاز انشاپرداز بھی تھے وہ فارسی زبان میں مہارت رکھتے تھے۔اور ان کی کتاب ''ہدایت المخلصین''، جوکشمیر میں اکبر کے دورکی فارسی نثر ونظم اورتصوف وعرفانی ادب کا ایک بہترین نمونہ ہے۔جس کو برمحل قرآنی آیات اوراحادیث سے آراستہ کرکے انشاپردازی کا اعلیٰ وعمدہ نمونہ بنادیا گیا ہے۔

۳۔باب سوم:۔تدوین متن ہدایت المخلصین۔اس سلسلے میں ہدایت المخلصین کے محکمہ تحقیق واشاعت کتب خانہ مخطوطات کشمیر یونیورسٹی حضرت بل سرینگر کے قدیم ترین نسخہ زیرشمارہ ۴۹۷ کو بنیادی اساس بنایاہے جس کی کتابت محمد افضل ولد محمد مراد نے ۴ ماہ رمضان المبارک ۱۱۳۱ھ میں مکمل کی ہے۔یہ مخطوطہ خوش خط نستعلیق میں تحریر ہے۔فی صفحہ اٹھارہ سطور ہیں۔اس نسخے کی نشاندہی ''م الف'' سے منسوب کیا گیاہے۔ہدایت المخلصین کا دوسرانسخہ زیرشمارہ ۹۹۳ اورتیسرانسخہ زیر شمارہ ۵۹۳ بھی مذکورہ بالا کتب خانہ میں محفوظ ہے پہلےنسخہ کو''م ب'' اوردوسرے مخطوطے کو''م ج'' قراردے کرتدوین کے کام کو آخری مرحلہ تک پہنچایاہے۔جوفرق سامنے آیااس کو حاشیہ میں لکھ کر واضح کردیا گیا ہے۔

۴۔باب چہارم۔ہدایت المخلصین کا تنقیدی جائزہ۔اس باب میں راقم نے کتاب کے اسلوب نگارش پر تبصرہ کیا ہے۔ہدایت المخلصین کا اسلوب اکبری عہد کے کشمیر میں تحریر ہونے والی صوفیانہ تصنیفات کی طرح آسان اورعام فہم ہے۔ جملے چھوٹے چھوٹے ہیں اورمغلق وثقیل عربی اورفارسی کے الفاظ کے استعمال سے مصنف نے اجتناب کیا ہے۔ بلکہ مصنف نے اپنے مذاق کے تحت نثر کی زیبائی یا عبارت کے تفہیم وادراک کی خاطر کبھی اپنے اورکبھی دوسرے صوفی شعراء کے اشعار بطوراسناداستعمال کئے ہیں۔مصنف نے کسی خاص موضوع یامسئلے کو سمجھانے کیلئے ہدایت المخلصین میں جگہ جگہ قرآنی آیات،احادیث نبوی اورعربی کے امثال وحکم سے بھی استفادہ کیا ہے۔

چونکہ یہ ایک عرفانی کتاب ہے اس لئے اس کے اندرصوفیانہ رموز واشارات اوراصطلاحات کا ہونا بھی لازمی تھا جواس تذکرہ میں کافی حدتک موجود ہے مثلاً عالم ملکوت، عالم جبروت، عالم وجود وفنا، عالم ناسوت اورعالم لاہوت وغیرہ۔نیز کرامات اورخارق العادات واقعات احوال کا بیان اس تذکرہ میں بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے اور ایک اہم اورخاص چیز یعنی عشق ومحبت،عشقِ حقیقی اورعشق مجازی اس کا بیان بھی کافی حدتک روایتی انداز میں مدلل بحوالہ قرآن وحدیث مذکورہے۔

کتابیات۔اس مقالے کو مکمل کرنے کے لئے بہت سی کتابوں سے بالواسطہ اور بلا واسطہ استفادہ کیا گیا ہے اوران کتابوں کے نام عصری تقاضوں کو دیکھتے ہوئے درج کردئے گئے ہیں۔